Al-Azhār

Volume 8, Issue 2 (July-December, 2022)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/19

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/394

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v8i02.394

Title The Styles and Methodology of Khair ul Mufatih: An Analytical Study

Author (s): Ayesha Shabbir, Dr. Aqsa
Dr. Sumera Rabia

Received on: 26 January, 2022
Accepted on: 27 March, 2022
Published on: 25 December, 2022

Citation: Ayesha Shabbir, Dr. Aqsa Dr. Sumera Rabia,” The Styles and Methodology of Khair ul Mufatih: An Analytical Study”” Al-Azhār: 8 No.2 (2022): 22-43

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

خیر المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: منہج و اسلوب کا تجزیاتی مطالعہ

The Styles and Methodology of Khair ul Mufatih: An Analytical Study

**Ayesha Shabbir*
***Dr. Aqsa*
****Dr. Sumera Rabia*

Abstract:

The knowledge of hadith is a vast knowledge. Mostly all the hadiths of Sihah Sitta sums up in the "Mishkaat-ul-Masabeeh". Many interpretations of Mishkaat-ul-Masabeeh have been written in the subcontinent. In view of the importance and position of Mishkaat-ul-Masabeeh, the scholars of the Ummah have arranged its Arabic, Persian and Urdu interpretations in every era. The Urdu Sharh of Mishkaat-ul-Masabeeh "Khair ul Mafatih" is also a link of the same chain. Maulana Mufti Abdul Rasheed Sahib is the author of "Khair ul Mafatih" and consists of six volumes. The main feature of Khair ul Mafatih is that it is a detailed research phase of Mishkaat-ul-Masabeeh. The reason for choosing it is that it has been chosen in a very simple and easy way. In this article, the purpose of this research is to explain the style and characteristics of the Ahadith described in Sharh Khair ul Mafatih of Mishkawat-ul-Masabih in a narrative and reasoned manner. The reason for doing research on Khair ul Mafatih is that the author has clarified the difficult words of the Holy Hadith. Through question and answer, he has made difficult researches easier. He has deduced new and legal issues. The religions of the jurists have been explained with arguments. The author has described the brief situations of the hadith narrators. He has made headings and paragraphs in the detailed topic. This rate is more comprehensive than other explanations.

Key words: *Analytical Study, Mishkaat-ul-Masabeeh, Khair ul Mafatih, Sihah Sitta, Methodology*

....

**Lecturer, Institute of Arabic and Islamic Studies,GCWU, Sialkot*
***Lecturer, Institute of Arabic and Islamic Studies, GCWU, Sialkot*
**** Assistant Professor, Institute of Arabic and Islamic Studies, GCWU, Sialkot*

تعارف:

حدیث کا علم ایک وسیع علم ہے۔ صحاح ستہ کی تمام احادیث ''مشکوٰۃ المصابیح ''میں آجاتی ہیں۔ بر صغیر میں مشکوٰۃ المصابیح کی بہت سی شروحات لکھی جاچکی ہیں۔ مشکوٰۃ المصابیح کی اہمیت و مقام کے پیشِ نظر علمائے امت نے ہر دور میں اس کی عربی، فارسی اور اردو شرح کا اہتمام کیا ہے۔ ہر دور میں ان شروحات میں اضافہ ہوا ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح کی اردو شرح "خیر المفاتیح" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ''مشکوٰۃ المصابیح'' کی اردو شرح خیر المفاتیح کے مؤلف مولانا مفتی عبد الرشید صاحب استاذ الحدیث جامعہ نعمانیہ نظامیہ ہیں۔ جنہوں نے پانچ سال کی شب و روز محنت کے بعد ''مشکوٰۃ المصابیح'' کی اردو شرح "خیر التوضیح" تالیف فرمائی۔ یہ شرح چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس آرٹیکل میں اس مقصد تحقیق "مشکوٰۃ المصابیح کی اردو شرح خیر المفاتیح میں بیان کردہ احادیث کے اسلوب وخصائص کی توضیح کو مدلل انداز میں بیان کرنا" کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

سابقہ تحقیقی مواد کا جائزہ:

مشکوٰۃ المصابیح پر شیخ زاید اسلامک سنٹر لائبریری میں بی-ایس کی سطح پر چند مقالہ جات موجود ہیں جن میں مشکوٰۃ المصابیح کے ابواب کا منتخب شروحات کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔ جن کے نام درج ذیل ہیں: باب الوسوسہ مشکوٰۃ المصابیح ۔۔۔مرقاۃ المفاتیح اور مظاہر حق جدید کی روشنی میں از اسماء اظہر؛ باب مناقبِ صحابہ مشکوٰۃ المصابیح کی منتخب شروحات کی روشنی میں از بسمہ اشرف اور باب الکبائر از مشکوٰۃ المصابیح۔۔۔ تحقیقی جائزہ (مرقاۃ المفاتیح اور مظاہر حق جدید کی روشنی میں) از ثناء حسین شامل ہیں۔ مشکوٰۃ المصابیح کی اردو شرح "خیر المفاتیح" پر ابھی تک کسی ادارے میں کوئی تحقیقی کام نہیں کیا گیا اس لیے اس آرٹیکل میں پوری کوشش کی جاۓ گی کہ اس شرح کا تفصیلا جائزہ لیا جاسکے۔ علاوہ ازیں علمی حوالے سے اس امر کی ضرورت ہے کہ اس قسم کے موضوعات پر کام جاری رکھا جائے۔ تاہم پیش کردہ مضمون موضوع اور منہج و مواد کے حوالے سے مختلف ہے۔

مقالہ کا منہج:

اس آرٹیکل میں ''مشکوٰۃ المصابیح'' کی شرح 'خیر المفاتیح' کو منتخب کیا گیا ہے اور اس کا انتخاب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں انتہائی سہل اور آسان انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حدیث کے راویوں کے حالات کو بھی بیان کیا ہے۔ اسلوبِ تحقیق بیانیہ ہے۔ نیز خیر المفاتیح پر تحقیقی کام کرنے کی وجہ ان کی خوبیوں کو بیان کرنا اور اس

کو عام لوگوں کے لئے آسان بنانا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں مشکوٰۃ المصابیح کے حوالے سے نماز سے متعلق تمام احادیث کو 'خیر المفاتیح' کے منہج و اسلوب کے تحت بیان کیا گیا ہے مزید یہ کہ اس میں خلاصہ بحث اور نتائج وسفارشات بھی شامل ہیں۔ دورِ حاضر کی اہم ضرورت ہے کہ حدیث کے میدان میں زیادہ سے زیادہ کام کیا جا ئے تا کہ ہر خاص وعام ان انمول ذخائر سے مستفید ہو سکے۔

اہمیت وافادیت:

قرآن کریم میں چند ایک مسائل کے علاوہ جتنے بھی بیان ہوئے ہیں وہ اجمالاً بیان ہوئے ہیں۔ان کی وضاحت ہمیں حدیث سے ملتی ہے۔ قرآن کریم ایک اصولی کتاب ہے۔اس کا کام اصول وکلیات بیان کرنا ہے اور اس کی جزئیات ہمیں رسول کریمؐ کی احادیث سے ملتی ہیں۔ آرٹیکل کا موضوع 'مشکوٰۃ المصابیح کی اردو شرح خیر المفاتیح کا تحقیقی جائزہ ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح کی اردو شرح "خیر التوضیح"حدیث کی جامع اور متداول کتاب ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح کے مؤلف کا نام محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری ،ابو عبد اللہ ،ولی الدین،التبریزی ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح دراصل 'مصابیح السنہ' کی مکمل و مدون شکل ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح میں صحیحین اور غیر صحیحین کی احادیث کے علاوہ بعض خاص وامتیازی مباحث کو چھوڑ کر صحاح ستہ کی تمام احادیث "مشکوٰۃ المصابیح"میں آجاتی ہیں۔ خیر التوضیح میں مؤلف نے حدیث پاک کے مشکل الفاظ کی توضیح کی ہے۔سوال وجواب کے ذریعے مشکل ابحاث کو آسان بنایا ہے۔جدید و فقہی مسائل کا استنباط کیا ہے۔ متعلقہ حدیث کے تحت فقہاء کرام کے مذاہب مع دلائل بیان کیے ہیں۔اس شرح میں مؤلف نے انتہائی سہل تدریسی انداز اپنایا ہے۔ مؤلف نے حدیث کے راویوں کے مختصر حالات بیان کیے ہیں۔ تفصیلی مباحث میں عنوانات و پیراگرف بنائے ہیں۔ یہ شرح دوسری شروحات کی نسبت زیادہ جامع ہے -

تمہید:

اپ ۱۳۷۲ھ بمطابق ۱۹۵۲ء کو سنگڑی سید پور مضافات مظفر آباد (آزاد کشمیر) میں پیدا ہوئے: تاریخی نام: روحان اظہار، صغیر ایاس۔اپ کا نام شبیر الحق، نسب نامہ:(مولانا) شبیر الحق بن عبد الطیفؒ بن محمد زبیرؒ ہے۔ **نسبت:** کشمیری ہے۔آپ کمالِ حلم و شفقت اور محبت ورافت کا مجسمہ ہیں،استحضار حافظہ ورسوخ فی العلم، ذہانت تفقہ فی الدین اور علمی تجربے میں اپنے اساتذہ حضرت مولانا ادریس صاحبؒ اور حضرت مولانا محمد موسیٰ خان

صاحبؒ جانشین ہیں۔ آپ اپنے تبحرِ علمی، اخلاص وللّٰہیت اور سادگی و درویشی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ بلا مبالغہ آپ کی شخصیت اس دور میں اکابر کے علم و عمل کی تابندہ مثال ہے۔ آپ نے پرائمری تک تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کی پھر درسِ نظامی کی تعلیم مدرسہ عربیہ انوار الاسلام میں حاصل کی اور ابتدائی کتب سے لے کر مشکوٰۃ شریف تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ اشرفیہ لاہور سے شعبان ۱۳۹۲ھ سے سندِ فراغت حاصل کی۔[1]

عہد مفتی شبیر الحق کشمیری اور ان کی تسنیفی، تدریسی اور علمی حدمات

آپ شروع میں کچھ عرصہ ڈیرہ غازی خان پھر قصبہ مڑل ملتان میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے پھر اکابر نے آپ کو جامعہ خیر المدارس ملتان میں طلب فرمالیا۔ چنانچہ جامعہ ہذا میں آپ اس وقت سے تا حال تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس عرصے میں جہاں آپ قطبی، سلم العلوم، شرح جامی، مختصر المعانی جیسی فنون کی کتابیں پڑھاتے رہے ہیں جبکہ توضیح اور تلویح تا حال آپ کے زیر تدریس ہے اس کے ساتھ ساتھ تقریباً سولہ سال سے مشکوٰۃ شریف بھی پڑھا رہے ہیں اور متواتر کئی سال تک طحاوی شریف، مؤطئین، ابو داؤد شریف پڑھانے کے بعد جامع ترمذی جیسے اہم کتاب کی مسندِ تدریس پر تشریف فرماہیں اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے وصال کے بعد بخاری شریف جلد اوّل بھی آپ کے سپرد کر دی گئی دورہ حدیث کی کتابوں کے ساتھ ساتھ ایک عرصہ تک تکمیل کی کتابیں بھی آپ کی زیرِ درس رہی ہیں۔ آپ کا اندازِ تدریس منفردانہ ہے۔ آپ قرآن و سنت کے رموز و نکات اور دقیق علمی مباحث بیان فرماتے ہیں، مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی یاد تازہ فرمادیتے ہیں۔

خیر المفاتیح مصادر و ماخز کا جائزہ

مشکوٰۃ المصابیح کی اہمیت و مقام کے پیشِ نظر علمائے امت نے ہر دور میں عربی، فارسی اور اردو شرح کا اہتمام کیا ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح کی بہت سی اردو اور عربی شروحات لکھی جاچکی ہیں۔ خدمتِ حدیث کی ایک کڑی " خیر المفا تیح" جامع اردو شرح ہے۔ "مشکوٰۃ المصابیح" کی اردو شرح خیر المفاتیح کے مؤلف جامع المنقول والمعقول حضرت علامہ شبیر الحق کشمیریؒ ہیں۔ خیر المفاتیح قدیم و جدید شارحینِ حدیث کے علوم و معارف کی امین مشکوٰۃ شریف کی پہلی مفصل شرح ہے۔ جنہوں نے پانچ سال کی شب و روز محنت کے بعد "مشکوٰۃ المصابیح" کی اردو شرح تالیف فرما ئی۔ یہ شرح چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس شرح کی تصحیح و تزئین کا کام مولانا مفتی سعود کشمیری صاحب مدظلہ (فا

ضل جامعہ فریدیہ اسلام آباد) مولانا حبیب الرحمٰن (تلمیذ حضرت کشمیری مدظلہ و فاضل جامعہ خیر المدارس)نے شانہ وبشانہ کیا۔

خیر المفاتیح کی وجہ تالیف

ادارہ ھٰذا کی درخواست پر حضرت مولانا علامہ شبیر الحق کشمیریؒ نے مشکوٰۃ شریف کی اپنی تقریر طباعت نہ صرف عنایت فرمائیں بلکہ گاہے بگاہے کتاب کی اشاعت میں سرپرستی وحوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ آپ جامعہ خیر المدارس میں عرصہ سولہ سال سے مشکوٰۃ شریف کا درس دے رہے ہیں۔ ہر سال جید الاستعداد طلباء آپ کے علمی و تحقیقی نکات انفرادی طور پر رکھتے آرہے ہیں۔ملک کے طول و عرض میں موجود آپ کے تلامذہ اور دیگر علماء و مدرسین حضرات کی دیرینہ خواہش تھی کہ حضرت مدظلہ العالی کی یہ تقریر کتابی شکل میں شائع ہو جائے اور اسلاف واخلاف محدثین حضرات کے یہ علمی جواہر پارے محفوظ ہو جائیں تاکہ دیگر مدرسین وطلباء کے لئے استفادہ آسان ہو جائے۔

خیر المفاتیح کا تعارف

علم ِحدیث کی مشہور کتاب خیر المفاتیح مشکوٰۃ المصابیح کی علمی و تحقیقی درسی شرح ہے۔اس کے شارح استاذالحدیث حضرت مولانا شبیر الحق کشمیری ہیں اور یہ شرح ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ (ملتان) نے رمضان المبارک 1429ھ میں شائع کی۔یہ شرح چھ جلدوں میں پر مشتمل ہے۔شرح کی پہلی تین جلدیں مولانا شبیر الحق کشمیری کے دروس پر مشتمل ہیں۔ جبکہ باقی تین جلدیں حبیب الرحمٰن غفرلہ الرحمٰن تلمیذِ علامہ شبیر الحق کشمیری فاضل جامع خیر المدارس ملتان کی مرتب کردہ ہیں۔ خیر المفاتیح مولانا حضرت شبیر الحق کشمیری (استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس) مدظلہ کے تدریسی تجربے کا شاہکار ہے.

- **خیر المفاتیح کی خصوصیات**

خیر المفاتیح کی چودہ خصوصیات درج ذیل ہیں:

- مشکوٰۃ المصابیح کی پہلی مفصل تحقیقی شرح
- ہر لائن کے نیچے سلیس اُردو ترجمہ

- حدیث سے جدید و قدیم فقہی مسائل کا استنباط
- آئمہ فقہا کے مذاہب مع دلائل
- مطبوعہ تمام شروحات کی نسبت زیادہ جامع
- ہر حدیث کی تشریح مشکل الفاظ کی تسہیل
- محدثین قدیم وجدید کے علوم و معارف کی امین
- فقہ حنفی کے ترجیحی مدلل و مسکت جوابات
- سوال وجواب میں اہم نکات کی عقدہ کشائی
- لغوی، اصلاحی اور صرفی نحوی مباحث
- تفصیلی مباحث میں عنوانات و پیراگرافی
- طویل مباحث میں مختلف امور کے ذریعے تفصیلات کو اقرب الی الفہم بنایا گیا ہے۔
- مغلق و مجمل مقامات کی دلنشین شرح
- حدیث کا مکمل معرب عربی متن

➢ خیر المفاتیح میں مولف کا منہج واسلوب

- متعلقہ حدیث کے تحت ائمہ فقہاء کے مذاہب مع دلائل بیان کیے ہیں
- ہر حدیث کی تشریح مشکل الفاظ کی تسہیل
- حنفی کے ترجیحی مدلل و مسکت جوابات
- سوال وجواب میں اہم نکات کی عقدہ کشائی
- لغوی، صرفی اور نحوی مباحث
- آغازِ حدیث سے قبل موضوع کو تفصیلاً ذکر کرنا
- خیر المفاتیح استشہاد شعری

- باب میں موضوع کا تعارف دینا

➢ خیر المفاتیح کے منہج سے متعلق صراحت

خیر المفاتیح کی شرح کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ مشکٰوۃ المصابیح کی پہلی مفصل تحقیقی شرح ہے۔ خیر المفاتیح مشکٰوۃ المصابیح کی مطبوعہ تمام شروحات کی نسبت زیادہ جامع اور مفصل شرح ہے۔اس شرح میں مؤلف کا اندازِ بیاں بہت سادہ ہے اور قابلِ فہم ہے۔کتاب کے شروع میں ہی مضامین سے معرفت کے لئے ایک اجمالی فہرست بیان کی ہے اور کتاب کے اختتام پر تفصیلی فہرست بیان کی ہے۔ موضوع کو بیان کرنے کے بعد اس موضوع سے متعلق تمام معلومات تفصیلاً بیان کیا ہے تاکہ قاری موضوع سے مکمل معرفت حاصل کر سکے۔ جس کی تفسیل یہ ہے۔

متعلقہ حدیث کے تحت ائمہ فقہاء کے مذاہب مع دلائل

مثال:

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، أنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ[2] ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر ایک رکعت ہے آخر رات میں۔

تشریح:

وتروں کے بارے میں کئی اختلافی مسائل ہیں:

پہلا مسئلہ: وتروں کی کیا کیفیت ہے؟ آیا سنت ہیں یا واجب؟ امام صاحبؒ کے نزدیک واجب ہیں اور باقی ائمہ حتیٰ کہ صاحبین کے نزدیک بھی سنت ہے۔

i. **دلیل اول:(امام ابو حنیفہ صاحب)**

وہ احادیث جو نماز وتر کے بارے میں ہے ان میں وتروں کا حکم بصیغہ امر دیا گیا ہے اور جب تک کوئی قرینہ صارفہ عن الوجوب نہ ہو تو مطلق امر وجوب کے لیے متعین ہوتا ہے مثلاً: "وعن علی رضی اللہ عنہ ان اللہ یحب الوتر فاوتروا یا اھل القرآن" ۔ یہاں امر وجوب کے لیے ہیں تو معلوم ہوا کہ وتر واجب ہیں۔

ii. **دوسری دلیل:** وہ روایات جن میں وتروں کی قضا کا حکم دیا گیا ہے مثلاً: "وعن زید بن اسلم قال قال رسول اللہ ﷺ من نام عن وترہ فلیصل اذا اصبح"۔ اس میں وتر کی قضا کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کا مقتضیٰ تو یہ تھا کہ وتر فرض ہوتے لیکن چونکہ اس کا ثبوت خبر واحد سے ہے اس لئے واجب ہوں گئے کیونکہ فرضیت کے ثبوت کے لئے قطعی الدلالت والثبوت احادیث کا ہونا ضروری ہے۔

iii. **تیسری دلیل:** وہ حدیث جن میں وتروں کے ترک پر وعید شدید کا بیان ہے۔ مثلاً: وعن بریدہ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ۔۔الخ یقول الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا۔ یہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا کتنی سخت وعید ہے اور پھر تاکید کے ساتھ بھی ہے۔ ظاہر سی بات ہے کہ وعیدِ شدید ترک واجب پہ ہوتی ہے نہ کہ ترکِ سنت پہ۔ تو یہ دلیل ہے اس بات کی کہ وتروں کی کیفیت محض سنت کی نہیں۔

ائمہ ثلاثہ کے دلائل:

دلیل نمبر ۱: ماقبل میں ایک حدیث گزر چکی ہے حدیث اعرابی حدیث نمبر ۱۴ عن طلحہ بن عبید اللہ اس میں ہے کہ اعرابی نے کہا ھل علی غیر ھن فقال لا ،الا ان تطوع تو اس میں وتروں کا ذکر نہیں۔ **جواب:** ہم قول نبی کریم ﷺ پیش کر رہے ہیں اور تم قول صحابہؓ اور قولِ صحابی قول نبی ﷺ کے مقابلے میں حجت نہیں۔

دلیل نمبر ۲: علی وجہ التسلیم کہ وتر واجب تھے تو عشاء کے تابع ہونے کی وجہ سے عشاء کے ذکر کے ضمن میں آ گئے۔ مطلب جیسے فرائض خمسہ فرض ہیں ایسے وتر فرض نہیں۔ **جواب:** جو خود عبادت میں مذکور ہے کہ اور ہم وتروں کے وجوب کے اس طرح قائل نہیں کہ جس طرح فرائض کا وجوب ولزوم ہے۔

1. **ہر حدیث کی تشریح مشکل الفاظ کی تسہیل**

مثال ۱:

وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي حَبِيبٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ، وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ» ثُمَّ قَرَأَ: {حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ}[43]

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا نسب سے سات عورتیں حرام کی گئی ہیں اور مصاہرات سے سات پھر تلاوت کی یہ آیت "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ"۔

تشریح:

ازروئے نسب جو سات رشتے والی عورتیں حرام کی گی ہیں وہ یہ ہیں:

(۱)ماں (۲)بیٹی (۳)بہن (۴)پھوپھی (۵)خالہ (۶) بھتیجی (۷)بھانجی

"مصاہرات" اس رشتے اور قرابت کو کہتے ہیں جو نکاح کے ذریعے قائم ہو اور جسے "سسرالی رشتے" بھی کہا جاتا ہے[5]

مثال ۲:

وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمًا يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ»[6] حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ آدمی کا بہترین مال بکریاں ہوں اور وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش کے قطرات گرنے کی جگہوں پر ان کے پیچھے جائے گا اپنے دین کو لے کر فتنوں سے بھاگے گا۔

تشریح:

مشکل الفاظ کی وضاحت:

"یتبع": شد اور سکون دونوں کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ تابع ہونے اور پیچھے ہو جانے کے معنیٰ میں ہے۔

"شعف": یہ شَعفۃ کی جمع ہے۔ پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں مراد کنارہ کش ہونا ہے۔

"مواقع القطر": پہاڑوں پر عام طور پر بارش ہوتی ہے یعنی بارش کے پڑنے کی جگہیں، یہ تعمیم بعد التخصیص ہے[7]

2. فقہ حنفی کے ترجیحی مدلل ومسکت جوابات

خیر المفاتیح میں مؤلف نے دیگر ائمہ مذاہب کی آرا کا ذکر کیا ہے پھر اختلاف کی صورت میں فقہ حنفی کے ترجیحی مدلل ومسکت جوابات کو بیان کیا ہے۔ مثلاً:

مثال:

سیدنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالا نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ {غير المغضوب عَلَيْهِم وَلَا الضَّالِّين}) قَالَ آمين وَمد بهَا صَوته[8] حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ نے "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" پڑھا پس آمین کہی دراز کی اس کے ساتھ اپنی آواز۔

تشریح:

آمین بالجہر کا مسئلہ: اس حدیث میں اختلاف ہے کہ آمین جہراً ہے یا سراً ہے اس میں اختلاف ہے۔ یہ اختلاف جہری نمازوں میں ہے سری نمازوں میں نہیں۔ اس میں دو قول ہیں۔

پہلا قول: احناف کے نزدیک آمین سراً ہے۔

دوسرا قول: شوافع کے نزدیک آمین جہراً ہے (اس میں اتفاق ہے کہ آمین کہنا سنت ہے)

احناف کے دلائل

i. **پہلی دلیل:** حدیث جابر بن سمرہؓ جس میں سکتتین کا ذکر ہے اس میں اگر سکتہ ثانیہ کو تسلیم کر لیا جائے تو احناف کے نزدیک یہ سکتہ آمین کہنے کے لیے ہوتا ہے۔ سکتہ کہتے ہی عدم الجہر کو تو معلوم ہوا کہ آمین سراً ہے

ii. **دوسری دلیل:** نسائی میں ہے فان الامام یقولھا: اگر آمین جہراً ہے تو پھر بتلانے کی کیا ضرورت تھی۔ بتلانا اس بات کی دلیل ہے کہ آمین سراً ہے۔

iii. **تیسری دلیل:** طحاوی شریف میں ہے کہ حضرت عمرؓ اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ تعوذ تسمیہ تامین ہر تینوں میں جہر نہیں کیا کرتے تھے معلوم ہوا کہ آمین سراً ہے۔

شوافع کے دلائل:

i. **پہلی دلیل:** ایک حدیث ابو ہریرہؓ کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں "اذا امن الامام فامنوا" یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ جب آمین جہراً ہو اس کا مطلب ہے کہ جب امام کے آمین کہنے کا وقت آجائے (نیز ہم کہتے ہیں کہ

حدیث میں آیا ہے (اذا کبر فکبروا) تو ہم کہتے ہیں کہ موافقت الامام بالمکبر للمقتدی بصورت جہراً ہونی چاہیے، مقتدی بھی جہراً تکبیر کہے حالانکہ فریقِ مخالف میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔

ii. **دوسری دلیل:** یہی حدیث وائل بن حجر ہے اس میں صراحۃً مدبھاصوتہ کے الفاظ ہیں۔ نیز دوسری روایت میں تو ہے کہ آمین کیوجہ سے مسجد گونج اٹھتی تھی۔ تو معلوم ہوا کہ آمین جہراً ہے۔

احناف کی طرف سے شوافع کے دلائل کے جوابات:

جواب(۱): یہ جہر تعظیماً تھا جیسے ظہر کی نماز میں آیت کا جہر ہوتا تھا اس پر مزید قرینہ امام بیہقی کی کتاب "کتاب الاسماء والکنی میں حضرت وائل بن حجر کا قول مذکور ہے۔ (ماارٰی الاّ تعظیماً) حضرت وائل خود فرمارہے ہیں کہ حضور ﷺ تعلیما جہر فرماتے تھے۔ میرے خیال میں یہی ہے لہٰذا وائل بن حجر کا قول اس کے بارے میں زیادہ معتبر ہوگا۔

جواب(۲): اس حدیث میں مد کا لفظ ہے تو اس میں کیا تعارض ہے کہ مد بھی ہو اور سر بھی ہو۔ اصل میں (مدبھاصوتہ) کے دو معنی ہیں:

(۱) اطالۃ بحسب الصوت (۲) اطالۃ بحسب الحروف کہ الف کو مد کے ساتھ پڑھنا یہاں پر دوسرا معنیٰ مراد ہے تو اطالہ بحسب الحروف بھی ہو تو اس میں کیا تعارض ہے۔[9]

سوال وجواب میں اہم نکات کی عقدہ کشائی

خیر المفاتیح کے مؤلف نے اپنی کتاب میں سوال و جواب کا طریقہ کار اختیار کیا ہے۔ اہم نکات کی کی وضاحت سوال وجواب کے ذریعے نہایت عمدہ انداز میں کی ہے۔ جیسے:

مثال

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:" إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ، فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا بَالَ، فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ[10] حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت کوئی تم میں سے پانی پیئے برتن میں سانس نہ لے۔ اور جب پاخانہ میں آئے اپنے ستر کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔

تشریح:

حاصل حدیث حدیث کے ابتدائے حصہ میں فرمایا کہ اگر پانی پینا ہو تو برتن کے اندر سانس نہیں لینا چاہیے تاکہ کوئی اجزاء اندر نہ چلے جائیں تو اس سے دوسرے کو نفرت ہو گی۔

سوال: دوسری حدیث میں ہے کہ تین مرتبہ سانس لو وہاں سے سانس لینے کا حکم ہے اور یہاں نہیں ہے؟

جواب: وہاں حدیث سے مراد یہ ہے کہ برتن سے منہ باہر نکال کر سانس لو اور یہاں برتن کے اندر سانس لینے سے منع کیا ہے لہٰذا ان روایتوں میں تعارض نہیں۔ دوسرے حصہ میں یہ ارشاد فرمایا کہ قضائے حاجت کے وقت مس الذکر بالیمین نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اشرف الاعضاء کو اشرف الافعال میں استعمال کرنا چاہیے اور یہ اشرف نہیں باقی یہاں پر مس الذکر بالیمین کی تخصیص اس لئے کہ یہ ضرورت کے وقت میں ہوتا ہے۔ اس میں جائز نہیں تو غیر ضرورت کے وقت میں بطریق اولیٰ جائز نہیں ہو گا۔[11]

لغوی، صرفی اور نحوی مباحث

مؤلف نے خیر المفاتیح میں حدیث کی تشریح میں لغوی، صرفی اور نحوی مباحث کو بیان کیا ہے تاکہ کتاب کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے آسانی ہو جیسے:

مثال ا:

مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ[12] حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اس کا اہل و مال لوٹ لیا گیا۔

تشریح:

اس حدیث میں فائت العصر پر وعید شدید کا بیان ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ فائت العصر کا حال اس شخص کے حال کی طرح ہے جس کے اہل وعیال ہلاک کر دیئے گئے ہوں۔

قولہ: وتر اهله و ماله .... الخ کی نحوی ترکیب: وتر کے بعد اهلہ ومالہ مرفوع ہے یا منصوب ہے اس کو دو طرح ضبط کیا گیا ہے:

- بالرفع اهله وماله

- بالنصب اھلہ و مالہ

اگر وتر بمعنیٰ اُخذ ہو اس صورت میں یہ مرفوع ہوں گے اور اس میں کوئی ضمیر نہیں ہو گی، معنیٰ یہ ہو گا (ای فکانماوتر الواتر اھلہ ومالہ یعنی ہلاک کرنے والے نے اس کے مال اور اہل کو ہلاک کر دیا، اگر وتر بمعنیٰ سلب ہو تو اس صورت میں یہ منصوب ہوں گے اور اس میں ضمیر مستتر ہو گی جو راجح ہو گی۔ فائت العصر کی طرف معنیٰ یہ ہو گا ای فکانما سلب اھلہ ومالہ گویا کہ وہ شخص دور کر دیا گیا اپنے اہل اور مال سے۔[13]

مثال ۲:

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ، وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ[14]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی۔ یہاں تک کہ اوس قبیلہ کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ کے گرد حرکت کریں گے اور ذوالخلصہ دوس کا ایک بت ہے۔ جاہلیت کے زمانہ میں جس کی وہ عبادت کرتے تھے۔

تشریح:

"تضطرب": اضطراب سے ہے حرکت کرنے کے معنی میں ہے۔

"الیات": ہمزہ اور لام دونوں پر فتح ہے یہ الیۃ کی جمع ہے۔ ہمزہ پر زبر ہے لام ساکن ہے موٹی ران اور سرین ومقعد کے گوشت کو کہتے ہیں۔[15]

مثال ۳:

وَعَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَ: «كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوضَعُ فِي قَبْرِهِ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ»[16] حضرت ام سلمہؓ کی بعض اولاد سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ کا بستر اس کپڑے کی مانند تھا جو آپ کی قبر میں رکھا گیا اور مسجد آپ کے سر کے نزدیک ہوتی۔

تشریح:

''مما یوضع'': یہ صیغہ مضارع کے بجائے وضع ماضی کا صیغہ ہونا چاہیے لیکن راوی نے حکایت بزمانہ حال کی غرض سے مضارع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔[17]

آغازِ حدیث سے قبل موضوع کو تفصیلاً ذکر کرنا

کتاب کے نام کو ذکر کرنے کے بعد مؤلف نے نہایت عمدہ اسلوبِ تحریر اپنایا ہے کہ حدیث کے آغاز سے قبل موضوع کو تفصیلاً بیان کیا ہے تاکہ قارئین حدیث کے مطالعے سے قبل موضوع سے مکمل معرفت حاصل کرلیں اور اس موضوع سے استفادہ حاصل کرلیں۔

کتاب الطھارۃ (پاکیزگی کا بیان)

علم دین کا مقتضی یہ ہے کہ امور دینیہ کو عمل میں لائے۔

امور دینیہ دو قسم پر ہیں۔

- عبادات
- معاملات۔

بنسبت معاملات کے عبادات زیادہ اہم ہیں۔ (یا بعنوان آخر اعمال دو قسم پر ہیں (۱) حقوق اللہ۔ (۲) حقوق العباد۔ حقوق العباد سے حقوق اللہ افضل ہیں اہم نہیں)

عبادات کے افضل ہونے کی وجوہات: اس لئے کہ مقصد تخلیق انسانی عبادات ہے۔

جیسا کہ آیت کریمہ میں ہے: وما خلقت الجن والانس الالیعبدون۔[18]

عبادت روحانی غذا ہے اور جسم سے زیادہ اہم ہے۔ اور پھر عبادات میں سے سب سے اہم نماز ہے اس کی کئی وجہیں ہیں

اول بحسب الفرضیتہ اول ما یجب علی المکلف

- قرین ایمان ہونے کی وجہ سے۔
- افضل الاعمال ہونے کی وجہ سے۔
- عماد الدین ہونے کی وجہ سے یا اس کو اس طرح تعبیر کرلو۔

نمازام العبادات ہے۔ نصاً، وجوباً، فعلاً، فضلاً. نماز نصاالدین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ایمان کے بعد صلوٰۃ کا ذکر ہے۔ وجوباً ایمان کے ساتھ صلوٰۃ کا ذکر فرمایا اس لئے کہ سب سے پہلے نماز فرض ہوئی۔

- فعلاً۔ اول مایجب علی المکلف ہونے کے اعتبار سے۔
- فضلاً افضل الاعمال ہونے کے اعتبار سے اور عمادالدین ہونے کے اعتبار سے۔
- **طہارت کو مقدم کرنیکی وجہ:** ام العبادات یعنی صلوٰۃ کے لئے سب سے اہم شرط طہارۃ ہے۔ اور

شرط الشئ شئ پر مقدم ہوتی ہے اسی لئے کتاب الصلوٰۃ سے پہلے کتاب الطہارۃ کا عنوان قائم کیا گیا اور کتاب العلم کے بعد لائے۔

طہارت کے معنی اور اقسام:

طہارت کا معنی ہے نظافت۔ صفائی اور طہارت دو قسم پر ہے۔

- طہارت ظاہرہ۔
- طہارت باطنہ پھر ہر دونوں دو قسم پر ہیں۔
- طہارت ظاہرہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حقیقیہ (۲) حکمیہ

حقیقیہ جیسے بدن پر یا کپڑے پر نجاست لگی ہوئی تھی اس کو دھولیا۔ حکمیہ جیسے بے وضو تھا وضو کر لیا نجاست زائل ہوگئی۔ طہارت باطنہ کی دو قسمیں ہیں (۱) باطنہ قلبیہ (۲) باطنہ قالبیہ۔

باطنہ قلبیہ: قلب کا عقائد فاسدہ سے کفروشرک سے پاک ہونا حتیٰ کہ ماسوااللہ سے پاک ہونا۔ جس کو توحید کہتے ہیں۔

باطنہ قالبیہ: جوارح کا اعضاء کے گناہوں سے پاک ہونا۔ اس عنوان کے تحت مقصود بالذات پہلی دو قسمیں کو بیان کرنا ہے اور اس کے تحت ضمناً آخری دو قسموں کا ذکر بھی آجائے گا گویا کل چار قسمیں ہو گئیں۔ (۱) ظاہرہ حقیقیہ (۲) ظاہرہ حکیمہ (۳) باطنہ قلبیہ (4) باطنہ قالبیہ۔[19]

خیر المفاتیح استشہاد شعری

خیر المفاتیح میں مؤلف نے اپنے مؤقف کی وضاحت کر لئے فارسی، عربی اور اردو کے اشعار سے استشہاد کیا ہے۔ اور اپنے کلام میں ادبیت کو پیدا کیا ہے۔ جیسے:

مثال: کتاب اللباس:(زیادہ عیش و آرام کی زندگی اختیار کرنا میانہ روی کے خلاف ہے)

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ: مَا لِي أَرَاكَ شَعِثًا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الإِرفاه قَالَ: مَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حِذَاءً؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نحتفي أَحْيَانًا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُد[20] حضرت عبد اللہ بن بریدہؓ سے روایت ہے کہا ایک آدمی نے فضالہ بن عبیدہ سے کہا کیا ہے کہ میں تم کو پراگندہ بال دیکھ رہا ہوں۔ کہا رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بہت زیادہ عیش وعیشرت کی باتوں سے منع کیا ہے۔ کہا کیا ہے کہ میں تیرے پاؤں میں جوتا نہیں دیکھ رہا کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ کبھی ہم ننگے پاؤں چلیں (روایت کیا اس کو ابو داؤد نے) اس حدیث میں مؤلف نے اردو شعر سے استشہاد کیا ہے۔

اپنی مٹی پہ تو چلنے کا سلیقہ سیکھو سنگ مرمر پہ چلو گے تو پھسل جاؤ گے[21]

مثال:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَابَلُتِّيُّ، قَالَ نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جُرَيْجٍ الرُّهَاوِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ، وَالْعُرُوقُ إِلَيْهَا وَارِدَةٌ، فَإِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالصِّحَّةِ، وَإِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالسَّقَمِ[22]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا معدہ بدن کے لئے حوض کی مانند ہے رگیں معدہ کی طرف آنے والی ہیں اگر معدہ تندرست ہو رگیں تندرستی لے کر واپس آتی ہیں اور اگر معدہ فاسد ہو رگیں بیما ری لے کر واپس آتی ہیں۔

اس حدیث میں مؤلف نے فارسی شعر سے استشہاد کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

شیخ سعدی لکھتے ہیں:

ابرو بادومہ وخورشید فلک درکار اند

تاتونانے بکف آرے وبغفلت نخوری[23]

باب میں موضوع کا تعارف دینا

کتاب کے نام کی طرح ہی باب نے نام کو ذکر کرنے کے بعد مؤلف نے حدیث کے آغاز سے قبل موضوع کو تفصیلاً بیان کیا ہے تاکہ قارئین حدیث کے مطالعے سے قبل موضوع سے مکمل معرفت حاصل کرلیں اور اس موضوع سے استفادہ حاصل کرلیں۔

مثال ا: بَابُ الْمَوَاقِيتِ (نماز کے اوقات کا بیان)

صلوٰۃ کے فضائل کے بعد عمل کا شوق پیدا ہوا تو یہ فضائل اسی وقت ہوں گی جب نماز کو اس کے وقت میں ادا کیا جائے اس لئے کتاب الصلوٰۃ کے عنوان کے بعد اور فضائل کی افادیت کو بیان کرنے کے بعد باب المواقیت کا عنوان قائم کیا۔

مواقیت جمع میقات کی۔ میقات ایسے اوقات کو کہتے ہیں جو کسی کے کام کے لئے متعین ہوں؟

پھر مواقیت دو قسم پر ہیں۔

ا۔ زمانی ۲۔ مکانی

کتاب الصلوٰۃ میں زمانی مراد ہوتا ہے اور کتاب المناسک میں یعنی کتاب الحج میں مکانی مراد ہوتا ہے۔ نمازوں کے وقتوں کی تعیین مکہ میں ہوئی یا مدینہ میں تعیین مکی ہے یا مدنی تو راجح قول یہ ہے کہ مکی ہے۔ دلیل حدیث امامت جبرئیل جو مابعد میں آرہی ہے یہ مکہ میں امامت ہوئی۔ واللہ اعلم بالصواب[24]

مثال ۲: بَابُ الْأَمَانِ (امان دینے کا بیان)

قال اللہ تعالیٰ:

وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ٱسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَٰمَ ٱللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُۥ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ[25]

امان اور امن خوف کا ضد ہے کسی کو جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ دینا امن کہلاتا ہے۔ امان کی مشہور تین صورتیں ہیں۔

i. کوئی کافر حربی دار السلام میں آکر امن طلب کرے اور مسلمانوں میں رہے یہ مستامن کہلاتا ہے ان کی جان و مال دونوں کی حفاظت ضروری ہے اور یہ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔

ii. امان کی دوسری صورت یہ ہے کہ معاہد و حلیف یعنی لوگوں یا ملکوں کے ساتھ جنگ نہ کرنے کی خصوصی حکم کیا ہوا اور خلیفہ وقت نے ان سے عدم قتال پر معاہدہ کیا ہو تمام مسلمانوں پر اس کی پاسداری لازم ہے یاد رہے کفار کے ساتھ دس سال سے زیادہ جنگ بندی کا معاہدہ جائز نہیں ہے۔

iii. جو شخص کسی قوم و ملک یا کسی قبیلہ کی طرف سے قاصد بن کر آیا ہو اان کی حفاظت لازم ہے لفظ امان ان تینوں صورتوں کو شامل ہے۔

الغرض خیر المفاتیح میں صحیح اعراب، حدیث کا ترجمہ، لغوی، صرفی اور نحوی تحقیق، بیانِ مذاہب، دلائل، ترجیح الراجح اور حدیث سے متعلقہ دیگر مباحث کو نہایت عمدہ نداز میں جمع کیا ہے۔ انہی خصوصیات کی بدولت یہ شرح ایک ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔ شرح مذکور الحمد للہ جامع، مدلّل منقّح اور حسن ترتیب کی خوبیوں سے مزین ہے اور علماء و طلبہ کے لئے بہت مفید ہے۔

حاصل کلام:

قرآن کریم کی تعلیم و تدریس کے بعد سب سے افضل عمل اشتغال بالحدیث ہے۔ قرآن کے بعد حدیث رسول ﷺ کا مقام ہے۔ چنانچہ جن معاملات کی تفصیل ہمیں قرآن میں نہیں ملتی ان کو اللہ پاک نے حدیث کے ذریعے بیان فرما دیا۔ نبی ﷺ وہی بات کرتے ہیں جس کا حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى۔[26] قرآن کریم شریعت کے قواعد اور اکثر احکام کا جامع ہے۔ سنت نبوی ﷺ ان قواعد کی شرح و توضیح کرتی ہے۔ ان کے نظم و ضبط کو بر قرار رکھتی ہے۔ اور کلیات اور جزئیات کا استخراج کرتی ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح کی شروح میں کوئی ایسی اُردو شرح اس حُسن ترتیب کے ساتھ ہماری نظر سے نہیں گزری، اس شرح" خیر المفاتیح "میں مؤلف نے حدیث پاک کے مشکل الفاظ کی توضیح کی ہے۔ سوال و

جواب کے ذریعے مشکل ابحاث کو آسان بنایاہے جدید فقہی مسائل کا استنباط کیا ہے۔ متعلقہ حدیث کے تحت فقہاء کرام کے مذاہب مع دلائل بیان کیے ہیں نیز مؤلف نے حدیث کے راویوں کے مختصر احالات بیان کیے ہیں۔

نتائج تحقیق:

تمام تفصیلات اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ "خیر المفاتیح" ایک ایسی شرح ہے جسے باقاعدہ طور پر درسی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ ایک نوجوان عالمِ دین کے قلم سے ایسی مبسوط، مدلل، اور حسن ترتیب سے مزین شرح کی تکمیل قابلِ تحسین ہے۔ الغرض "خیر المفاتیح" اس مبارک سلسلہ کی ایک زرّین کڑی ہے جس میں ہزاروں صفحات کا عطر کشید کیا گیا ہے۔ اساتذہ و طلبہ دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ عبارت پر اعراب، عام فہم ترجمہ، بیان و توضیح مسالک، ترجیح مذہب حنفی، دیگر مسالک کے دلائل سے جوابات، مشکل صیغہ کا صرفی و نحوی حل، ابواب کا باہم ربط و تعلق اور اکابرین کے علوم سے استفادہ کی خوبیاں اس تقاضا کی پوری رعایت کو جلوہ میں لئے ہوئی ہے۔ اس شرح کا انتخاب کرنے کی وجہ اس کا انتہائی سہل اور آسان انداز اہے۔ خیر التوضیح پر تحقیقی کام کرنے کی وجہ ان کی خوبیوں کو بیان کرنا اور اس کو عام لوگوں کے لئے آسان بنانا ہے۔

تجاویز وسفارشات:

- اس شرح کو منتخب کرنے کی وجہ اس میں مذکور احادیث کو جامعیت اور مستند انداز سے بیان کرنا ہے۔ تاکہ امتِ مسلمہ اس کی اہمیت سے واقفیت حاصل کر سکیں اور اس کی روشنی میں اپنی دنیا و آخرت کو کامیاب کر سکیں۔ احادیث رسول ﷺ سے گہری وابستگی اور محبت قائم کر سکیں۔
- خیر المفاتیح کو اس کی دیگر خوبیوں کے سات آسان فہم ہونے کی بنیاد پر درسی کتب کے نصاب میں شامل کرنا چاہیے۔
- دورِ حاضر کی اہم ضرورت ہے کہ حدیث کے میدان میں زیادہ سے زیادہ کام کیا جائے تاکہ ہر خاص و عام ان انمول ذخائر سے مستفید ہو سکے۔

حوالہ جات:

[1]۔ مفتی عبد الرشید، انٹرویو Mufti Abdul ur Rasheed , Interview

[2]۔ علي بن الجَعْد بن عبيد الجَوْهَري البغدادي، مسند ابن الجعد، محقق، عامر أحمد حيدر، کتاب الصلوٰۃ، باب: ابو التیاح یزید بن حمید الضبعی، مؤسسة نادر-بیروت، ۱۴۲۱ھ، ح ۱۴۰۱

Ali bin Al Jawd bin Ubaid Aljohari Albaghdadi, Masnad Ibn e AlJaawd, Kitaab ul Salaat, Baab: Abu Altiyah Yazeed bn Hameed Al Zaibi, Muassa Nadir, Berut, 1421, Hadith:1401

[3]۔ النساء ۴: ۲۳ Al-Nisa 4:23

[4]۔ البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب النکاح، باب: ما يحل من النساء وما يحرم، دار الکتب العلمیہ، مصر، 2015، ح:۵۱۰۵

Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Al-Jami ul Sahih, Kitab :Al-Nikah, Baab : Ma Yahillo minal Nisa wa ma Yuharramo, Dar ul Kutub ul IlmiyaEgypt 2015, 5150

[5]۔ علامہ شبیر الحق کاشمیری، خیر المفاتیح، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان، ت۔ن، ۴/ ۹۱

Allama Shabbir ul Haq Kashmiri, Khair ul Mafateeh, Idara Talifat e Asrafiya, Multan, d.n 4/91

[6]۔ موطأالإمام مالک، کتاب الفتن، باب: ماجاء فی المرا الغنم، ح:۶۱

Muwatta Imam Malik, Kitab ul fatan, baab: Ma jaa filmara Ghanam, 61

[7]۔ خیر المفاتیح، ۶/ ۴۴

Khair ul Mafateeh, 6/44

[8]۔ أَبو عَلِيّ الحسن بنُ عَلِيّ بنِ نَصرِ الطُّوسِيُّ، المُلَقَّب: بِكَرْدُوشٍ، مختصر الأحكام (مستخرج الطوسي على جامع الترمذي)، محقق، أنيس بن أحمد بن طاهر الأندونوسي، کتاب الاطعمۃ، باب ماجاء فی التامین، مكتبة الغرباء الأثرية-المدينة المنورة-السعودية، ۱۴۱۵ھ، ح:218

Abu Ali Alhasan bin Ali bin Nazar Toosi, Mukhtaasir al ahkaam, Kitab ul Atama, Baab Maja fil tameen, kutubatul Ghuraba wal Asriya, Saudia, 1415, 218

[9]۔ خیر المفاتیح، 2/ 182، 180

Khair ul Mafateeh, 2/ 180-182

[10]۔ أبو عبد الله، أحمد بن محمد بن حنبل، أسد الشيباني، مسند الإمام أحمد بن حنبل، محقق، شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد، وآخرون، کتاب الطب والرقیٰ، باب: حدیث ابو قتادہ الانصاری، مؤسسة الرسالة، بیروت، ۱۴۲۱ھ، ح ۱۹۴۱۹

Abu Abdullah, Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, Masnad imam Ahmad bin hanbal, Kitaab ul wal riqaa, baab: Hadith Abu Qatada wal ansaari, Muasa tul Risala, Berut, 1421, Hadith:19419

[11]۔ خیر المفاتیح، ۱/ ۳۵۳

Khair ul Mafateeh, 1/353

[12]۔ مالک بن أنس بن مالک بن عامر الأصبحي المدني، الموطأ، محقق: محمد مصطفى الأعظمي، كتاب الصلوة، باب: جامع الوقوت، مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية- أبو ظبي-الإمارات، 1425ھ، ح:28

Malik bin Ans bin Malik, Almuwatta, Kitab ul Salaat, baab: jami ul waqoot, Muwaasa Zaid bin Sultan, Abu Zabhi, Alamaraat, 1425, Hadith: 28

[13]۔ خیر المفاتیح، 2/40

Khair ul Mafateeh, 2/ 40

[14]۔ معمر بن أبي عمرو راشد الأزدي مولاهم، أبو عروة البصري، نزيل اليمن، الجامع (منشور كملحق بمصنف عبد الرزاق)، حبيب الرحمن الأعظمي، كتاب القيامة، باب: اشراط الساعة، محقق،، المجلس العلمي بباكستان، وتوزيع المكتب الإسلامي ببيروت، 1403ھ-ح:20795

Mamar bin abi Umar, Al-Jami, Kitab ul Qiyama, Baab: Ashraat ul Saya, Tozee ul Maktab ul Islami, Berut,

1403, H: 20795

[15]۔ خیر المفاتیح، 6/113

Khair ul Mafateeh, 6/ 113

[16]۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الادب، باب: باب الجلوس والنوم والمشی، ح:4717

Mirqaat ul mafateh, Sharah Mishkaat ul Masabeeh, Kitab ul Adab, Baab: Bab ul Jaloos, wal naaum wal mashi, Hadith: 4717

[17]۔ خیر المفاتیح، 5/284

Khair ul Mafateeh, 5/ 284

[18]۔ الذاریات، 56:51

Al-Zariyat 56: 51

[19]۔ خیر المفاتیح، ج:1، ص:309

Khair ul Mafateeh, 1/ 309

[20]۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب: الترجل، ح:4449

Mirqaat ul mafateeh, Sharah Mishkaat ul Masabeeh, Kitab: Al-Libas, Baab: Altarajul, Hadith: 4449

[21]۔ خیر المفاتیح، 5/188

Khair ul Mafateeh 5/ 188

[22]۔ المعجم الأوسط، کتاب الطب والرقی، باب: من اسمہ عبد اللہ، ح:4343

Al-Mujim ul Ausat, Kitab ul Tib wal Riqaa, baab: man Ismoho Abdullah, Hadith:4343

[23]۔ خیر المفاتیح، 5/223

Khair ul Mafateeh, 5/ 223

[24]۔ خیر المفاتیح، 2/14

Khair ul Mafateeh2/ 14

[25]۔ التوبۃ9:6

Al-Tauba9: 6

[26]۔ النجم ۵۳: ۳،۴

Al-Najam 53: 3-4